

## پاکستان میں ورچوں کل اشاعت کی قانونی حیثیت

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ و مخصوصات کے 14 ویں اجلاس سے متعلق خبروں کے حوالے سے یہ واضح کیا جاتا ہے کہ بینک دولت پاکستان نے 2018ء میں اپنے زیر ضابطہ کاری اداروں، بشوں بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز)، مانگرو فناں بینکوں (ایم ایف بیز)، الیکٹر انک منی انسٹی ٹیوشنر (ای ایم آئیز)، بینک سٹم آپریٹر (پی ایس اوز)، بینک سروس پروڈائیورز (پی ایس پیز)، اور ایکچچ کمپنیوں کو ورچوں کل اشاعت کے لین دین سے گریز کی ہدایت کی تھی، یہ ہدایت اس لیے نہیں دی گئی تھی کہ ورچوں کل اشاعت (ڈی ایز) کو ملک میں غیر قانونی قرار دیا گیا تھا، بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان اشاعت کے لیے کوئی قانونی یا ضوابطی فریم ورک موجود نہیں تھا۔ یہ اقدام اسٹیٹ بینک کے زیر ضابطہ اداروں اور ان کے صارفین کو ان خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے کیا گیا تھا جو ورچوں کل اشاعت کے لیے قانونی اور ضوابطی فریم ورک کی عدم موجودگی کے باعث پیدا ہو سکتے تھے۔

اسٹیٹ بینک اور وزارتِ خزانہ اس وقت وفاقی حکومت کی جانب سے قائم کردہ پاکستان کرپٹو کوئسل کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ اس کو نسل کا مقصد، بشوں دیگر امور، پاکستان میں ورچوں کل اشاعت کے لیے ایک موزوں قانونی اور ضوابطی فریم ورک تیار کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قانونی اور ضوابطی فریم ورک ورچوں کل اشاعت سے متعلق ضروری وضاحت اور قانونی تحفظ فراہم کرے گا، جس سے صارفین اور سرمایہ کاروں کا تحفظ یقین بنایا جاسکے گا۔

\* \* \* \* \*